سورة الحشر

آيات : 24 - 21

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ
خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾
هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾
هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ع ﴿٢٤﴾

مطالعہ حدیث

عن أنس بن مالك رضی الله عنه: أَنّ رسولُ الله صلی الله علیه و آله وسلم قالَ:

ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاِیْمَانِ: مَنْ اِذَا غضِبَ لَمْ یُدْخِلْهُ غَضَبُهُ فِي باطِلٍ، وَمَنْ اِذا رضِیَ لَمْ یُخْرِجْهُ رِضاهُ مِن حقٍ ، وَمَنْ اِذَا قَدَرَ لَمْ یَتَعَاطَ مَا لَیْسَ لَهُ۔ الطبرانی ، مشکوٰۃ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تین چیزیں اخلاقِ ایمان میں سے ہیں: جب کسی کو غصہ آئے تو وہ غصہ اسے (عملِ) باطل میں نہ ڈال دے، اور جب کوئی خوش ہو تو وہ خوشی اسے حق سے نہ نکال دے اور وہ شخص جو قدرت رکھنے کے باوجود وہ چیز نہیں لیتا جو اس کی نہیں (یعنی اختیار کے باوجود ناحق کوئی چیز نہیں لیتا)۔

1

آیات:1-4 بنی نضیر کے
خلاف فردِ جرم کہ انہوں نے اللہ
اسکے رسولؐ اور اسلامی ریاست کے
خلاف معاہدہ ہوتے ہوئے دشمنی
اختیار کی

2

آیات: 6-10
جلاوطنی کے نتیجے میں ملنے والے
اموالِ فئے کی تقسیم کے احکام اور
انکی (6) مدات

3

آیات 11-17
حق و باطل کی اس کشمکش میں
منافقین کی منافقت کے اسباب
کی نشاندہی

4

آیت 18-24 ایمان کے
دعوے داروں کو خطاب اور سامانِ
نصیحت۔ حقیقی ایمان سے بہرہ ور ہونے
کی تلقین ۔ قران کی توصیف اور اللہ
کے اوصاف جلال و جمال

لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ

حرف شرط

لَوۡ - اگر

اَنۡزَلۡنَا - ہم اتارتے

هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ - یہ قرآن

عَلٰى جَبَلٍ - ایک پہاڑ پر

- جبل : ہر طرح کے پہاڑ پر اسکا اطلاق
- جِبِلّت : پہاڑ کی ایک جگہ مستقل قائم رہنے کی صفت سے انسان کی پختہ عادت کو جبلت کہا جاتا ہے
- اردو میں : جبل ، جبال ، جبلّت

پہاڑ کے لیئے قرآن میں دوسرے الفاظ

1. **جبل** : اسکا اطلاق ہر طرح کے پہاڑ کے لیئے- چھوٹا،بڑا، بلند، پست سب پر

2. **رَوَاسِی** : جمی ہوئی اور گڑی ہو چیز، ثابت، استوار- مضبوط اور مستحکم پہاڑ سلسلہ ہائے کوہ - وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِهِمْ

3. **طَوْد** : بہت بڑا پہاڑ جو بلند بھی ہو اور پھلاؤ میں بھی بڑا ہو — ریت کے تودے کے لیئے بھی فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ العَظِيمِ

4. **صَخْرَة**: چٹان، چھوٹا سا پہاڑ، سخت پتھر وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ

5. **اَعْلَام** (**عَلَم** کی جمع) : **عَلَم** کے معنی نشان، جھنڈا، روشنی کا مینار اور پہاڑ ہر وہ چیز جو اپنے ہمسروں میں ممتاز ہو (پہاڑ مجازی معنی میں)
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ

لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

لَّرَاَيْتَهٗ - تُو ضرور دیکھتا اس کو

لَ: لام التوکید

- رَأَى - يَرَى رُؤْيَةً - آنکھ سے دیکھنا، رائے رکھنا، گمان کرنا
- اردو میں: رِیا، رُویت، رویا، رائے، مراۃ، مرئی، غیر مرئی

خَاشِعًا - وہ دبا جارہا ہے

- مادہ خ ش ع - جھک جانا، دب جانا، ڈرنا ....
- خَشَعَ يَخْشَعُ: عاجزی دکھانا
- اردو میں: خشوع، تخشع

لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

مُّتَصَدِّعًا - پھٹا پڑتا ہے (پاش پاش ہونے والا ہوتے ہوئے)

- مادہ ص د ع | صَدَعَ: کسی چیز کا ایسے پھٹنا کہ ٹکڑا جدا نہ ہو
- صَداعَ: ایسا سر درد جس میں سر درد کی وجہ سے پھٹا جا رہا ہو
- تَصَدَّعَ: کسی چیز کا ایسے پھٹنا کہ اسکے کئی حصے ہو جائیں (۷)

مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ - اللہ کے خوف سے

- مادہ خ ش ی خَشِيَ يَخْشَى: ڈرنا
- : وہ خوف یا ڈر جو کسی کی عظمت کی وجہ سے ہو اردو میں: خشیت

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾

وَتِلْكَ - اور یہ

الْاَمْثَالُ - مثالیں

- مِثل: مانند امثال : مثل کی جمع (ضرب الامثال)

نَضْرِبُهَا - ہم بیان کرتے ہیں ان کو

- مادہ ض ر ب ضَرَبَ يَضْرِبُ: مارنا (ہاتھ، پاؤں یا آلے سے)

- ضَرَبَ الْمَثَل: مثال مارنا (کسی چیز کو اسطرح بیان کرنا کہ دوسرے پر اسکا اثر پڑ سکے) ضَرَبَ الدَّرَاهِم سے ماخوذ ہے

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾

لِلنَّاسِ - لوگوں کے لئے

لَعَلَّهُمْ - شاید کہ وہ

- لَعَلَّ (حرف مشبّہ بالفعل): غالب امکان کے لیئے آتا ہے
- اوراس چیز کے لیئے جس کے بالفعل ہونے کا امکان بھی ہو
- عَسٰی بھی قران میں شاید کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے
- عَسٰی غالب امید کے لیئے آتا ہے (اور خوف کے لیئے بھی)

يَتَفَكَّرُونَ - وہ غور و فکر کریں

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ
کے خوف سے دبا اور پھٹا پڑتا ہے۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے
اس لیے بیان کرتے ہیں کہ وہ (اپنی حالت پر) غور کریں۔

Had We sent down this Qur'an on a mountain, verily, you wouldst have seen it humble itself and cleave asunder for fear of Allah. Such are the similitudes which We propound to men, that they may reflect.

آیت 21 کے مباحث

- عظمتِ قرآن کے موضوع پر عظیم ترین آیت
- ایک نہایت ہی اعلیٰ اور بلیغ تمثیل کے پیرائے میں ۔
- تمثیل میں کوئی مبالغہ اور تخیّل نہیں ہوتا بلکہ ایک اعلیٰ و ارفع اور معنوی حقیقت کو مادی پیرائے میں بیان کیا جاتا ہے
- تمثیل: قرآن جس طرح خدا کی کبریائی اور اس کے حضور بندے کی ذمہ داری و جواب دہی کو صاف بیان کر رہا ہے، اس کا فہم اگر پہاڑ جیسی عظیم مخلوق کو بھی نصیب ہوتا اور اسے معلوم ہو جاتا کہ اس کو کس رب قدیر کے سامنے اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے تو وہ بھی خوف سے کانپ اٹھتا
- اللہ کے سامنے اعمال کی جوابدہی اتنی بڑی ہولناک حقیقت اور خبر

- قرآن کی عظمت وہیبت بجائے خود اس درجہ مؤثر اور قوی ہے کہ 'جبل' ۔ یعنی پتھر کا پہاڑ، جو جمود اور بے حسی کا انتہائی نمونہ ہے، اس پہاڑ پر اگرہ قرآن نازل ہوتا، اور پہاڑ میں اللہ اگر بقدر ضرورت فہم و عقل کا مادہ رکھ دیتے، تو پہاڑ تک فرط تاثر سے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔

آؤ سنوائیں تمہیں وہ نغمہ مشروع بھی - پارہ جس کے لحن سے طور ہدیٰ ہونے کو ہے
حیف گر تاثیر اس کی تیرے دل پر کچھ نہ ہو- کوہ جس سے خاشعاً متصدعا ہونے کو ہے

- یہ اللہ کا کلام ہے اور کلام کی عظمت وہی ہوتی ہے جو متکلم کی ہوتی ہے۔ جب اس احساس اور علم کے ساتھ اسے کسی پہاڑ پر نازل کیا جاتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو پہاڑ جیسی سخت اور بے حس چیز بھی خشیتِ الٰہی سے سر فگندہ اور پاش پاش ہو جاتی
- إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا

آیت 21 کے مباحث

- لیکن حیرت کے لائق ہے اس انسان کی بے حسی اور بے فکری جو قرآن کو سمجھتا ہے اور اس کے ذریعہ سے حقیقت حال جان چکا ہے اور پھر بھی اس پر نہ کوئی خوف طاری ہوتا ہے، نہ کبھی اسے یہ فکر لاحق ہوتی ہے کہ جو ذمہ داریاں اس پر ڈالی گئی ہیں ان کے بارے میں وہ اپنے خدا کو کیا جواب دے گا
- بلکہ قرآن کو سن کر یا پڑھ کر وہ اس طرح غیر متاثر رہتا ہے کہ گویا وہ ایک بے جان و بے شعور پتھر ہے جس کا کام سننا اور دیکھنا اور سمجھنا ہے ہی نہیں - (ت ق)

آیت 21 کے مباحث

- یہ دلوں کی قساوت کا بیان بھی ہے کی بعض دل پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں
- ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّنم بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً
- اس آیت میں حضور ﷺ کے لیے بہت بڑی تسلی بھی ہے کہ اگر آپ کی دعوت سے یہ لوگ متاثر نہیں ہو رہے ہیں تو اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں
- جو قرآن تم ان کو سنا رہے ہو یہ تو وہ چیز ہے کہ اگر کسی پہاڑ پر بھی اتارا جاتا تو وہ بھی اللہ کی خشیت سے سرنگوں اور دو نیم ہو جاتا لیکن ان لوگوں کے دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں کہ وہ اس سے کوئی اثر نہیں ہو رہا

آیت 21 کے مباحث

- عظیم ترین امانت ، اسکی ادائیگیٗ اور اس جوابدہی کا بیان بھی ہے
- مسلمانوں پر قران کے حقوق - بے شمار

1. قرآن پہ ایمان لانا
2. اسکو پڑھنا
3. اسکو سمجھنا
4. اس پہ عمل کرنا
5. اسکو آگے پھیلانا

آیت 22 اور آگے کی آیات

- اللہ تعالیٰ کے بنیادی اسمائے حسنیٰ کا بیان
- صفات باری تعالیٰ کا جامع ترین بیان (آیت الکرسی آیت 2/255 کیساتھ)
- تمام دین و شریعت کی بنیاد دراصل اللہ تعلیٰ کی صفات اور ان کے تقاضے ہیں
- اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام اور صفات کی پہچان ہی اصل توحید ہے
- مَاقَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ
- ان صفات کی صحیح معرفت سے ذاتِ باری تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور انسان کو بندگئ رب کے تقاضے معلوم کرنے میں رہنمائی ملتی ہے

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا

آیت 22 اور آگے کی آیات

- اللہ تعالی کے اسماء و صفات کا علم تمام علوم میں سب سے اعلی اور اشرف علم ہے
- ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ خدا جس کی طرف سے یہ قرآن تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، جس نے یہ ذمہ داریاں تم پر ڈالی ہیں، اور جس کے حضور بالآخر تمہیں جواب دہ ہونا ہے، وہ کیسا خدا ہے اور کیا اس کی صفات ہیں؟
- جس قدر اس کو اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا علم ہو گا اسی طرح سیرت و کردار میں ڈھلتا چلا جائے گا
- بندہ کی تمام تر سعادت اللہ تعالی کی ذات و صفات کی معرفت کے ساتھ قائم ہے اور اس کے برعکس اسماء و صفات سے لاعلمی اور جہل اصل شقاوت اور محرومی ہے- (ابن القیم رحمہ اللہ)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ﴿۲۲﴾

هُوَ اللّٰهُ - وہی اللہ ہے

الَّذِیۡ - جو / جس

لَاۤ - نہیں (ہے)

اِلٰهَ - کوئی معبود

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

- اِلٰه : معبود - ہر وہ چیز جس کو انسان اپنا نفع و نقصان کا مالک سمجھ کر اسکی پرستش کرے- خواہ یہ بُت ہو، مقام ہو، آستانہ ہو یا معبودِ حقیقی

اِلَّا هُوَ - سوائے اس کے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ - جاننے والا غائب اور حاضر کا

عَلِمَ ـ يَعْلَمُ : جاننا، آگاہ ہونا

- عٰلِم: مادہ : ع ل م
- عَالِم: جاننے والا (فَاعِل)

الْغَيْبِ

- غیب: کوئی چیز جو کسی وقت کسی وجہ سے نظروں سے غائب ہو
- ہر وہ چیز جو انسان کے علم اور حواس سے پوشیدہ ہو
- یہ غائب انسان کے لیئے ہے ــ اللہ کے لیئے کوئی چیز غائب نہیں ہے

الشَّهَادَةِ - حاضر، مشاہدے میں آنے والی چیز

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾

هُوَ - وہی ہے

الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ - بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا

- الرَّحْمٰنُ - ر ح م کے مادے سے جس میں رحمت کے معنی پائے جاتے ہیں
- فعلان کے وزن (patron) پر (مبالغے کا صیغہ)
- فعلان پر آنے والی صفات میں طوفانی، ہیجانی اور طغیانی کیفیت پائی جاتی ہے
- اس لحاظ سے الرحمٰن – ٹھاٹھیں مارتا ہوا رحمت کا سمندر
- الرَّحِیْمُ: یہ بھی رح م کے مادے سے فَعِیْل کے وزن پر مبالغے کا صیغہ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَ
الشَّهَادَةِ‌ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ‏ ﴿۲۲﴾

وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غائب اور
ظاہر ہر چیز کا جاننے والا وہی ہے. بڑا مہربان، نہایت رحم
کرنے والا-

Allah is He, than Whom there is no other god;- Who knows (all things) both secret and open; He, Most Gracious, Most Merciful.

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

اَلْمَلِكُ : بادشاہِ حقیقی

- سارے جہان کا بادشاہ۔ جس کی سلطانی و فرمانروائی پوری کائنات پہ
- ہر چیز کا مالک۔ کائنات کی ہر شئے اسکے تصرف واقتدار اور حکم کی تابع
- اسکی حاکمیت (Sovereignty) کو محدود کرنیوالی کوئی چیز نہیں
- در حقیقت حاکمیت کہیں پائی جاتی ہے تو وہ صرف اللہ کی بادشاہی میں
- کہ اسکی حکومت نہ کسی کا عطیہ ہے نہ اسے کوئی دینے والا ہے اور نہ لینے والا نہ اسکا قیام وبقا عارضی اور وقتی ہے اور نہ اسے کسی طاقت کا خطرہ ہے

هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ

اَلْقُدُّوْسُ - نہایت مقدس

- مادہ ۔ ق د س - قُدُّوس مبالغے کا صیغہ -(فُعول کے وزن پر)
- قَدَّسَ یُقَدِّسُ: تمام بری اور منفی صفات سے پاکیزی اور منزّہ ہونا
- قُدُّوس: یہ اللہ تعالیٰ کا تنزیہی نام ہے- وہ ذات جو اس سے بدرجہا بالاو برتر ہے کہ اس میں کوئی عیب، کوئی نقص یا کوئی قبیح صفت پائی جائے
- وہ ایک پاکیزہ ترین ہستی ہے جس کے بارے میں کسی برائی کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا
- اپنے بندوں کو پاکیزہ بنانے کے لیئے اس کتاب بھیجی اور رسول اتارے

حاکمیت اور قدوسیّت کا تعلق

- قدوسیّت حاکمیت کے اولین لوازم میں سے
- انسانی عقل اور فطرت یہ تسلیم نہیں کر سکتی کہ ....
  - حاکمیت کی حامل کوئی ہستی جو شریر ہو بد خلق ہو یا بدنیت ہو
  - جس کے اقتدار سے اس کے محکوموں کو بھلائی کی بجائے برائی کا خطرہ ہو
  - قدوسیت کے بغیر اقتدارِ مطلق ناقابل تصور ہے
- القدوس یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے گناہوں میں آلودہ رہیں اسی لیے اس نے تزکیئے کا بندوبست کیا لہٰذا انہیں چاہیئے کہ جسمانی اور روحانی طور پر پاک رہیں
- قابل نفرت عیوب اور نقائص سے خود کو دور رکھیں اور اپنے اندر وہ افعال اور اعمال پیدا کرنے کی کوشش کریں جن سے ان میں آپؐ کی نسبت اور پروردگارِ عالم جو القدوس ہے اس کی صفات کا پرتو پیدا ہو

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ

السَّلٰمُ - سراسر سلامتی

- السَّلٰم : سلامتی ، سکھ ، چین سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥
- کسی کو سالم یا سلیم کہنے کی بجائے السَّلٰم (سلامتی) کہنا مبالغے کا مفہوم
- جیسے کسی کو حَسِین کہنے کی بجائے حُسن کہا جائے۔ یعنی سراپا حُسن
- اللہ تعالیٰ کو اَلسّلام کہنے کا مطلب۔
  - وہ سراسر سلامتی ہے
  - وہ اپنے بندوں کیلیئے ہر آفت اور خطرے سے امان اور سَپر ہے
  - یہ اسکی اس صفت کا فیض کہ اسکی یاد سے دلوں کو سکون ملتا ہے

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ

اَلْمُؤْمِنُ - امن دینے والا

- مادہ ۔ ا م ن

امن: خوف سے محفوظ ہونا

- مُؤمِن : وہ جو دوسروں کو امن دے
- اللہ تعالیٰ ان معنوں میں مُؤمِن کہ وہ اپنے مخلوق کو امن دینے والا ہے
- اسکی مخلوق اس خوف سے محفوظ کہ وہ ان پر ظلم کریگا یا ان کا حق مارے گا یا ان کا اجر ضائع کریگا یا ان سے کیئے گئے وعدوں سے پھریگا
- اسکا امن ساری کائنات اور اسکی ہر چیز کے لیئے ہے
- انسان کو حقیقی پناہ اور امن اسی کے دامنِ رحمت میں مل سکتا ہے

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

الْمُهَيْمِنُ - نگہبان

- مادہ - ہ م ن
- هَمَّنَ يُهَمِّنُ (باب تفعیل) سے اسم فاعل کا صیغہ ؟
- تین معنوں میں

1. نگہبانی اور حفاظت کرنے والا
2. شاہد، جو دیکھ رہا ہو کہ کون کیا کرتا ہے
3. قائم باموراالخلق، یعنی جس نے لوگوں کی ضروریات اور حاجات پوری کرنے کا ذمہ اٹھا رکھا ہو۔

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

الْمُهَيْمِنُ - نگہبان

- یہاں اس فاعل کا کوئی مفعول بیان نہیں کیا گیا کہ وہ کس کا نگہبان و محافظ ، کس کا شاہد، اور کس کی خبر گیری کی ذمہ داری اٹھانے والا ہے، اس لیے اس اطلاق سے خود بخود مفہوم نکلتا ہے کہ
  - وہ تمام مخلوقات کی نگہبانی و حفاظت کر رہا ہے، سب کے اعمال کو دیکھ رہا ہے
  - کائنات کی ہر مخلوق کی خبر گیری، اور پرورش، اور ضروریات کی فراہمی کا اس نے ذمہ اٹھا رکھا ہے

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

الْعَزِيْزُ - زبردست، سب پر غالب

- ایسی زبردست ہستی جس کے مقابلہ میں کوئی سر نہ اٹھا سکتا ہو
- جس کے فیصلوں کی مزاحمت کرنا کسی کے بس میں نہ ہو
- جس کے آگے سب بے بس اور بے زور ہوں
- جس کی حاکمیت کو کوئی چیلنج کرنے والا نہ ہو
- غالب اور قوی جس پر کوئی حاوی نہیں ہو سکتا

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

الْجَبَّارُ - اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا

- جس کا مادہ **جبر** ہے - **مبالغے کا صیغہ**
- **جبر** - کسی شے کو طاقت سے درست کرنا، کسی چیز کی بزور اصلاح کرنا
- اس کا حقیقی مفہوم اصلاح کے لیے طاقت کا استعمال ہے
- اللہ تعالیٰ **جبار** اس معنی میں کہ وہ اپنی کائنات کا نظم **بزور** درست رکھنے والا اور اپنے ارادے کو، جو سراسر حکمت پر مبنی ہوتا ہے، **جبراً** نافذ کرنے والا ہے
- **جبار** میں عظمت کا مفہوم بھی شامل ہے- عظیم الشان کام۔ **عمل جبار**

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

الْمُتَكَبِّرُ - زبردست بڑائی والا **تَکَبُّرٌ** سے اسم فاعل

- سر بلندی اور عظمت کی آخری حد کو پہنچا ہوا
- تکبّر کے دو مفہوم

1. ایک وہ جو فی الحقیقت بڑا نہ ہو مگر خواہ مخواہ بڑا بنے
2. دوسرے وہ جو حقیقت میں بڑا ہو اور بڑا ہی ہو کر رہے۔

- انسان، شیطان، یا کوئی اور مخلوق، چونکہ بڑائی فی الواقع اس کے لیے نہیں ہے اس لیئے تکبّر ان میں سخت بڑا عیب ہے
- اللہ تعالیٰ حقیقت میں بڑا اور کائنات کی ہر چیز اس کے سامنے حقیر لہٰذا تکبر صرف اور صرف اس ذات کو سزاوار ہے

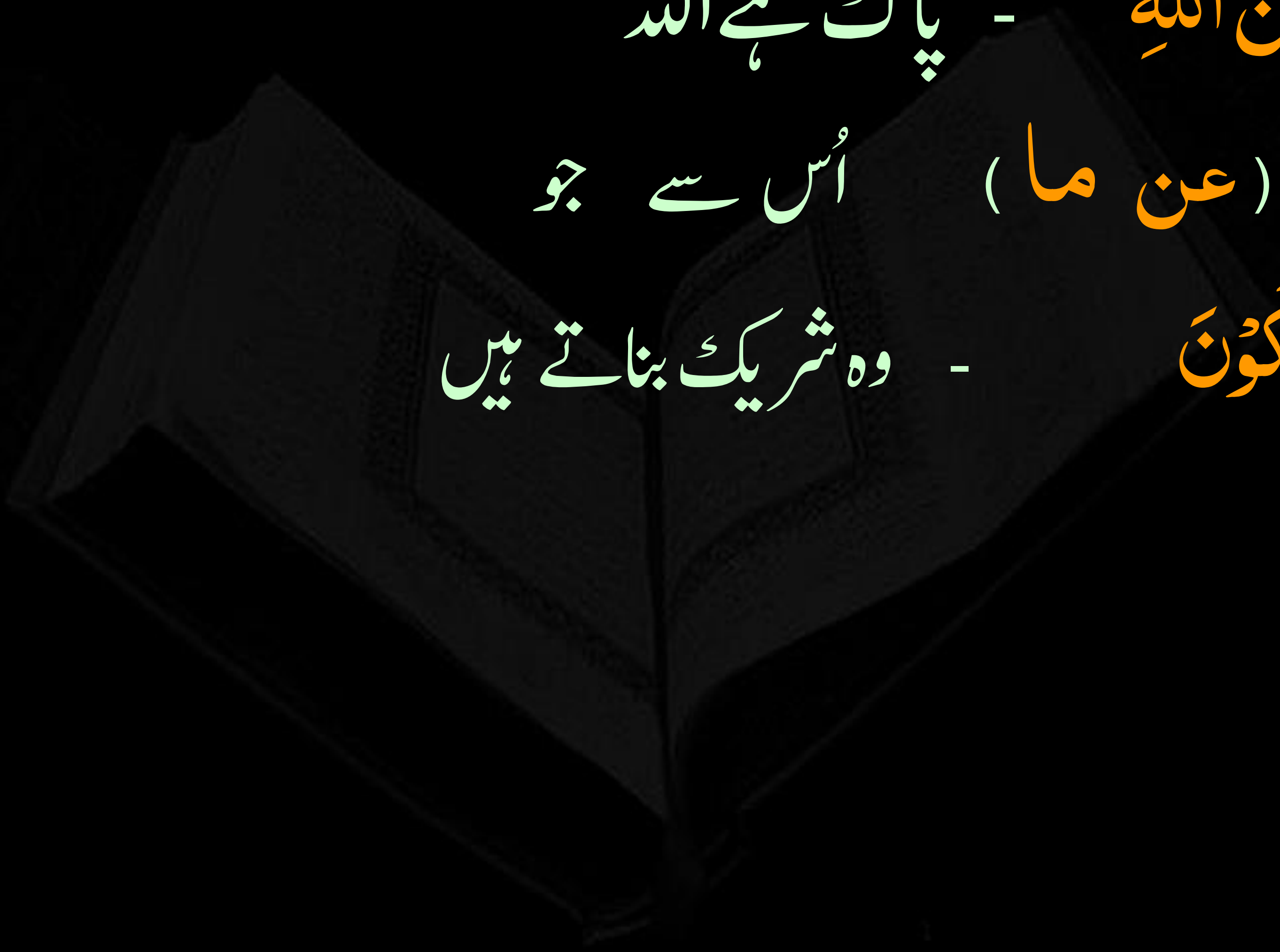

سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ

سُبۡحٰنَ اللّٰهِ - پاک ہے اللہ

عَمَّا (عن ما) اُس سے جو

يُشۡرِكُوۡنَ - وہ شریک بناتے ہیں

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡمَلِکُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ
الۡمُہَیۡمِنُ الۡعَزِیۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَکَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۲۳﴾

وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا، اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا۔ پاک ہے اللہ اُس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔

Allah is He, than Whom there is no other god;- the Sovereign, the Holy One, the Source of Peace (and Perfection), the Guardian of Faith, the Preserver of Safety, the Exalted in Might, the Irresistible, the Supreme: Glory to Allah! (High is He) above the partners they attribute to Him.

هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

هُوَاللّٰهُ - وہی اللہ ہے (جو)

الْخَالِقُ - پیدا کرنے والا ہے

- **خلق**: ایسی چیز بنانا جس کا مواد پہلے سے موجود ہو

الْبَارِئُ - عدم سے وجود میں لانے والا (یعنی ایجاد کرنے والا)

- **بَرَاء** : بغیر مادہ کے کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا

الْمُصَوِّرُ - صورت گری کرنے والا

- صورت بنانے والا

لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

لَهُ - اسی کے لیئے

الْاَسْمَآءُ - نام - اسم کی جمع

الْحُسْنٰى بہت اچھے - بہترین

يُسَبِّحُ - تسبیح کر رہی ہے

لَهٗ - اسی کی

مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ - جو آسمانوں اور زمین میں ہے

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى صفات اور معانی کے محاسن پہ دلالت کرتے ہیں

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

- وَهُوَ : اور وہ
- الْعَزِيْزُ – غالب اور طاقتور
- الْحَكِيْمُ – حکمت والا

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ط
یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے۔ اس کے لیے بہترین نام ہیں ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اُس کی تسبیح کر رہی ہے۔ اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔ (24)

He is Allah, the Creator, the Evolver, the Bestower of Forms (or Colours). To Him belong the Most Beautiful Names: whatever is in the heavens and on earth, doth declare His Praises and Glory: and He is the Exalted in Might, the Wise.

آخری آیت

- اسماء و صفاتِ الٰہی پہ مشتمل عظیم آیت
- اگر اللہ کا قرب اور عظمتِ کمال چاہتے ہو تو ان صفاتِ الٰہی کا شعلہ اور پر تو اپنے اندر پیدا کرو
- اللہ کے اسماء و صفات کا شاندار تذکرہ - اللہ کی حقیقی معرفت، اسکی تسبیح اور اسماء و صفات سے آگہی
- کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہے انسان اگر اپنے اختیار کے سبب اس سے اعراض کرتا ہے تو یہ اسکی ناحق شناسی اور سرکشی ہے
- صحیح رویہ یہ ہے کہ وہ اپنے رب ہی کی تسبیح اور بندگی کرے

آخری آیت

- وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
- ان صفات کی پھر یاد دہانی (جنکا تذکرہ سورۃ کے شروع میں آیا تھا)
- اللہ تعالیٰ عزیز ہے جو چاہے وہ کر سکتا ہے
- اگر وہ چاہتا تو انسان بھی کائنات کی دوسری چیزوں کی طرح اسی کی بندگی کا پابند ہوتا
- لیکن وہ حکیم بھی ہے وہ انسان کو اختیار دیکر یہ آزما رہا ہے کہ وہ اپنے رب کا حق پہچانتا ہے کہ نہیں

آخری 3 آیات

- معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت (أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنُ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) تین مرتبہ پڑھنے کے بعد سورۃ الحشر کی آخری تین آیتیں پڑھے۔ اللہ تعالی اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اس دن مر جائے تو اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے۔ نیز اگر کوئی شام کو پڑھے تو اسے بھی یہی مرتبہ عطاء کیا جائے گا۔ (ترمذی و احمد)

آخر 3 آيات

- عن معقل بن يسار
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح ثلاث مرات أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم وقرأ ثلاث آيات من آخر سورة الحشر وكل الله به سبعين ألف ملك يصلون عليه حتى يمسي وإن مات في ذلك اليوم مات شهيدا ومن قالها حين يمسي كان بتلك المنزلة قال أبو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه
سنن الترمذي ، كتاب فضائل القرآن
والإمام أحمد في مسند رقم (19795)